



ایک ہندوستانی کا بس کے ذریعہ

سفر امریکہ

مثن و تصاویر: سہیستین جان

میدانی علاقے

میں نے امریکیوں کو چھٹیل اور اکتا دینے والے لمیٹڈ کے بارے میں بات کرتے سنا تھا جہاں سوائے بکنی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

لیکن میرے لئے وہ سرزمین صرف سرے سے چھٹیل ہی نہیں تھی۔ میری بس کی کمزری کے سامنے سے نرم پہاڑیاں گزر رہی تھیں جن پر موٹی ارضیاتی جھیں صاف نظر آ رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک حلقہ دار شپ چل رہا ہے۔ منظر کبھی کبھی بدلتا تھا اور جھاڑیاں یا چھوٹے درخت یا حد نظر تک وصول

مٹی اڑاتے ہوئے راستے نظر آتے تھے۔ شام ہونے تک آسمان کی بڑی مملکت نیلے اور نارنگی رنگ کے ایکس تھیمز کے تجربے میں تبدیل ہو گئی۔

اگرچہ گرے ہاؤڈ بسوں میں عام طور پر گھر کا آرام ملتا ہے۔ یہ بس عوامی اور متحدہ لوگوں کے استعمال کی ہوتی ہے، لیکن یہی بس دتوں کیلئے بھی بجا طور پر بدنام ہے۔ بس جب سینٹ لوئیس سے چلی تو نوجوان فنڈوں کے ایک گروپ نے غلیات بکنا شروع کر دیا۔ ساتھی مسافروں کا مذاق اڑانے لگے۔ ایک نوجوان تو جے جے بہت غلیظ تھا۔ اس کے ساتھ

انصاف بھی جلد ہی ہو گیا۔ کتساں جاتے ہوئے سچ میں کسی جگہ ایک گیس اسٹیشن کے قریب اسے ٹھوکر میں مار کر بس سے اتار دیا گیا۔ اس کے ذمہ سہلانے والا بھی کوئی نہیں تھا۔ اس کا سبب کیا تھا؟ وہ جس سیٹ پر بیٹھا تھا، اس کے سامنے والی سیٹ کی پشت کو اس نے سیاہ روشنائی سے پینٹ کر کے گندہ کر دیا تھا۔ اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے کسی مسافر نے ڈرائیور کو اس کی اطلاع کر دی۔ ہم گیس اسٹیشن سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ ڈرائیور نے اعلان کیا کہ ”اگر کسی شخص کو آڈٹ بننے کا شوق چرایا ہے تو صرف اسے لات مار کر نکال دوں گا بلکہ پولیس کو بھی بلاؤں گا۔“

اس کے نکالے جانے کے بعد بس کافی پرسکون ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی لوگوں نے دوسرے فنڈوں اور دوسری بسوں کے سفر وغیرہ کی بات شروع کر دی۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو پاؤں پھیلانے کا موقع ملا، جس سے ہمیں کافی مسرت حاصل ہوئی۔

اوپر: دی گرانڈ کین یون، اریزونا

دائیں: ڈینور، کولوراڈو میں مکانات

گذشتہ شمارہ میں شائع شدہ سفر نامہ

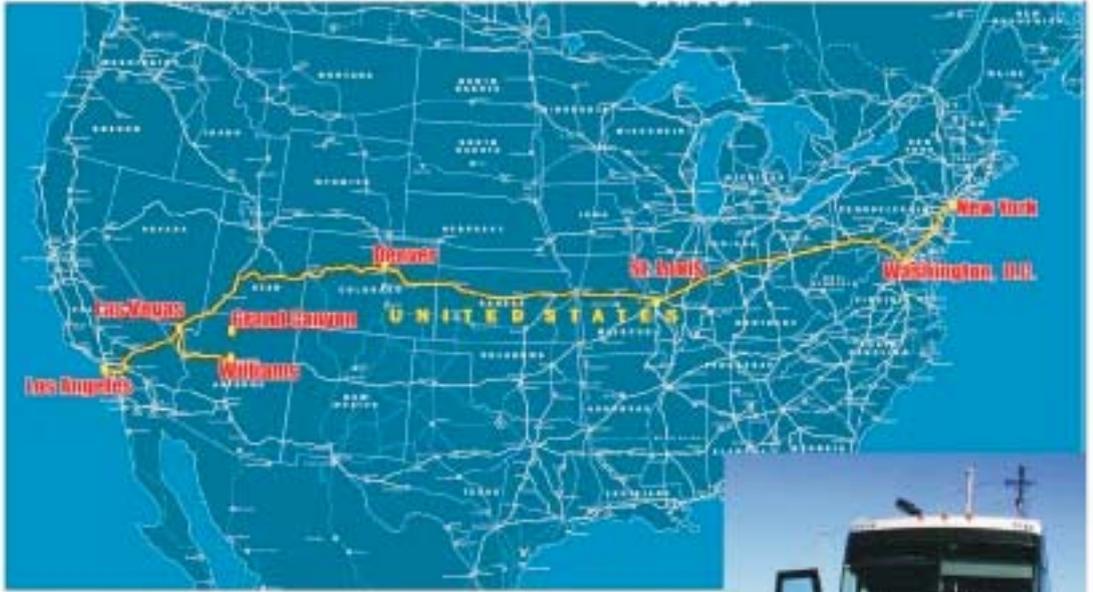
کی دوسری قسط۔



برلنگن کولوراڈو کے
نزدیک ایک کھیت.



دائیں : مسنّف نے گئے ہارنڈ بس سے اپنا سفر کیا۔
 نیچے : ویلیس 'اریزونا میں روٹ ۶۶۔
 بائیں : لاس ویگاس 'نیواڈہ کا سفر جہاں بڑی تعداد میں ہوٹل اور جوا خانے موجود ہیں۔
 بائیں نیچے : لاس ویگاس کے وینٹین کیسینو میں سیاح کشتی بانی کا لطف لیتے ہوئے۔



روڈیو (راڈ ٹراپ) ٹکنگ بھی ایجاد کی اور وہ اتنے ہی سخت تھے جتنے کہ کسٹم بچوں کے آرکسٹرا میں شامل بی کڈس۔ یہ سچائی بھی اہم ہے کہ بہت کم لوگ افریقی امریکی کاڈیوائسز کے بارے میں جانتے ہیں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں کو یاد کرنا اور ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔
 ٹیلی ویژن پر سپر ہاویل چیمپین شپ کو چھوڑ کر میں نے امریکی قہقال کا کوئی ٹیچ نہیں دیکھا۔ اس لئے جب مجھے معلوم ہوا کہ ڈنور برہنگوں اپنے ہی علاقے میں ایک ٹیچ کھیلنے والا

بات یہ ہے کہ میں نے محسوس کیا کہ پیشتر امریکیوں کا بھی معاملہ یہی ہے۔ کاڈیوائس میوزیم میں میلے چری جینکوں، ہادرہنی خانوں کے برتنوں اور جوتوں سے مجھے اندازہ ہوا کہ افریقی امریکی کلچر نے اس ملک کی کتنی خدمت کی ہے۔ اس سے یہ بھی کھلا کہ افریقی امریکیوں نے گایوں کو بچانے کیلئے بہت سی

ہے۔ لیکن میں ڈنور کو دو چیزوں کے لئے یاد رکھوں گا۔ ایک تو کینی فورنیا اسٹریٹ پر واقع اور یاد رکھنے کے لائق افریقی امریکن کاڈیوائس میوزیم کیلئے، دوسرے بروکس فٹ ہال ٹیم کے پرفورمنس شیدائیوں کیلئے۔
 ہندوستان میں کاڈیوائس کم و بیش جان وائٹ کی قسموں تک ہی محدود ہیں۔ آفسوں کی



چٹانی پہاڑیاں

ڈنور، کولوراڈو میں ہوا فرحت بخش اور صاف ستھری ہے۔ شہر بھی ایسا ہی ہے۔ شاندار پہاڑوں کی ٹھنڈی ہوائیں رات کے وقت گلیوں کو بہار کر صاف ستھرا کر دیتی ہیں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں کی بلدیہ کا فخریہ کارنامہ ہو۔ یہ شہر ڈنور سنٹر کی سٹیج سے پورا ایک میل اونچا ہے۔ (اسی لئے اس شہر کا ایک اور پکارو نام مائل ہائی سٹی بھی ہے) ڈنور سے چٹانی پہاڑیوں کا ایک بہت خوب صورت منظر بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اگرچہ اس شہر کو امریکہ میں سب سے بڑے پارک سسٹم کا مالک ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، یہاں سب سے زیادہ مقدار میں بیڑ بھی بنائی جاتی ہے، اور سب سے بڑا ایئر پورٹ بھی یہیں واقع ہے، اس کے باوجود ڈنور مجھے دوسرے شہروں کے مقابلہ میں زیادہ متاثر نہیں کر سکا۔ لیکن وہاں صرف پیدل چلنے والوں کیلئے سیکسٹیھ اسٹریٹ مال بجا طور پر شہر کا سب سے زیادہ پرکشش مقام کہا جا سکتا ہے جہاں دکانوں، ریستورانوں اور سینما ہالوں کا پر جوش اجتماع





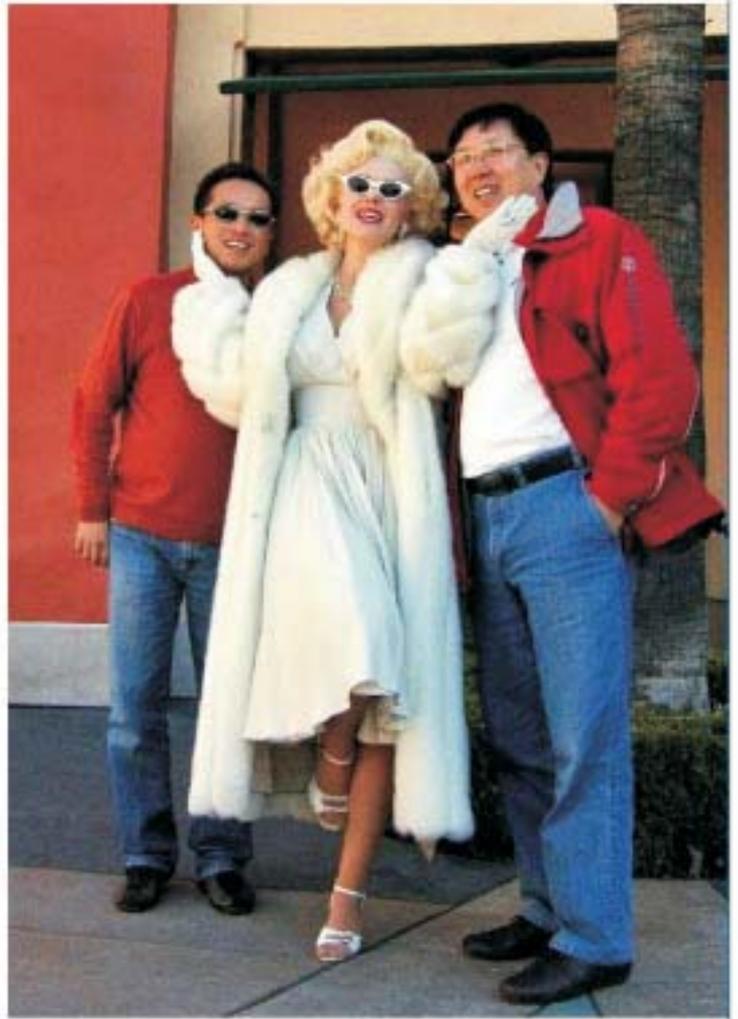
ہے، تو مجھے وہ سچ دیکھنے کا بڑا شوق ہوا۔ سچ کے دن شہر کا طور طریقہ بدلا نظر آیا۔ برنگوں کے تاریکی، نیوی بلیو اور سفید رنگوں کے کپڑے پہنے اس کے شیدا کی شور مچاتے، چیخنے چلاتے ہوئے ہر طرف پھیل گئے۔ شہر کے ہر پارکے اسٹوپل پر وہی نظر آئے۔ آفسوں کی بات ہے کہ وہ سچ دیکھنے کی میری خواہش تھنہ پھیل رہی، کیونکہ اس کے کلک مینوں پہلے فروخت ہو چکے تھے۔ ہم لوگ شہر سے روانہ ہوئے، ہماری بس جب اسٹیڈیم کے پاس سے گزری، اسی وقت زبردست شور خمبین بلند ہوا۔ یہ شور بس کی کھڑکیوں سے ہماری سامتوں تک آیا۔

گرانڈ کین یون

میں ۳۳۶ کلومیٹر لے کین یون (آب درہ) کیلئے تیار نہیں تھا۔ یہ کین یون کولو راڈ وندی سے کٹ کر بنا ہے۔ اس کی گہرائی ۲ کلومیٹر تک ہے، جس سے لفظ عظیم کا صحیح مفہوم نکلتا ہے۔ یہ آب درہ جنوبی کنارے پر واقع ہے۔

وہاں تقریباً نصف درجن ملکوں سے آئے ہوئے ٹورسٹ موجود تھے۔ مجھے لگا کہ یہاں ہم لوگوں کے کرنے کے لائق صرف دو کام ہیں۔ ایک تو ہمارے منہ جیرانی سے کھلے رہ گئے تھے۔ اس کے بعد حواس بحال ہوئے تو کیرے کی کلک تیز ہو گئی تھی۔ ہم نے اس آب درہ کے جنوبی کنارے سے چلنا شروع کیا۔ مارٹر پوائنٹ سے ہرٹس نیل ہیڈ تک کا یہ فاصلہ ۵ کلومیٹر کا تھا۔ ہر غیر متوقع مقام پر اس آب درہ کا ایک نیا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب غروب آفتاب کا وقت آیا تو اس کین یون نے بار بار حنغیر ہونے والا منظر دکھانا شروع کر دیا۔ مجھے لگتا ہے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار اس عظیم آب درہ کا نظارہ کر لینا چاہئے۔

وینیس دوسڑکوں کا شہر ہے۔ رات کو ہمارا قیام وہیں تھا۔ یہ اس عظیم آب درہ تک پہنچنے کا قریب ترین دروازہ ہے۔ سڑوک روٹ ۶۶ کی شاہراہ اسی طرف سے گزرتی ہے۔ اس کے دونوں طرف واقع چھوٹے چھوٹے قصبات ماضی گرنگی بیدار کرتے ہیں۔



یہاں مجھے حقیقی امریکی کھانے کا پہلا ذائقہ ملا۔ سست رفتار سے پکا ہوا کھانا۔ یعنی اسی طرح پکا ہوا جیسا پکا ہوا اسے ہونا چاہئے۔ کڑا اسی مرغ۔ بیزر سلا اور کچلے ہوئے آلو۔ سب کچھ تازہ، چکنائی سے پاک اور پختہ۔ میں اور ایک پلیٹ کھانے کا آرڈر دینا چاہتا تھا مگر میری بیوی نے مجھے روک دیا۔ (بہت سے میکڈونلڈ ریستورانوں میں کھانے کے بعد) یہاں کھا کر امریکی کھانے پر میرا اعتماد بحال ہوا۔

لاس ویگاس

ڈیٹس سے روانگی کے سفر پر ہائی وے ۹۳ سے گزرتے وقت میں نے آسمان پر ایک عجیب و غریب اور پیلے پن پر بال نارنجی چمک دیکھی۔ اسی سڑک پر گئی کلومیٹر چلنے کے بعد میں

نہیں سوجا۔ گھنٹے کی اجرت پر کام کرنے والے سیاحوں سے لیکر لیومون کی سواری کرنے والے بھڑک دار لوگوں تک یہ سیاح پتی سلاش مشینوں سے لے کر بڑے بڑے داؤں لگانے کیلئے مشہور پوکریک پر قمار بازی کے دوران ہر چیز پر لاکھوں ڈالر کا جوا کھیلتے ہیں۔ لاس ویگاس میں ہر نامراد دل کیلئے قسمت اور گھبر کا مراب دستیاب ہے۔ میں پتی سلاش مشین پر ۵ ڈالر بار جانے کے بعد آگے کا منصوبہ بنا رہا تھا کہ اچانک ایک چیخ سنائی دی۔ میں نے دیکھا کہ اڈمیر عمر کی ایک عورت کیسینو میں چاروں طرف دوڑتی اور اسٹاف کو گتے لگاتی پھر رہی ہے۔ اس نے سلاش مشین پر مبادلہ پنڈیریٹی ایم ڈیویو کار چیتی ہے۔ اس کے بعد ہی میری مشین سمیت کیسینو کی تمام مشینوں کی جھکڑ میں اضافہ ہو گیا۔

لاس اینجلس

ہم نے یہ سفر ایک میڈیکل اوقیانوس کے ساحلوں سے شروع کیا تھا۔ بجا کمال کے کنارے امریکہ کے خوابوں کے شہر میں ہمارے سفر کا آخری پڑاؤ شایان شان تھا۔ ہم لوگوں کا قیام ایک پرانے دوست کے پاس تھا جو یوں تو چھوٹے چھوٹے کام کر کے گزر اوقات کر لیتا ہے مگر اس کی اصل جدوجہد ادا کار بننے کی ہے اور وہ اس کام میں لگا ہوا ہے۔

ہالی ووڈ شہر لاس اینجلس کا ایک ضلع ہے، وہاں حقیقت اور تہذیب شدہ حقیقت کے درمیان کثیر بہت باریک ہے۔ جیسا کہ ہمارے اس دوست کا کہنا ہے ہر کسی کو اپنے مکمل ہونے کا زعم ہوتا ہے۔ آپ کو یہ نہیں معلوم کہ کب کوئی ایجنٹ آپ کو سڑک پر سے اٹھا کر شہرت کی دنیا (اسٹار ڈوم) میں پہنچا دے۔

ایک پہاڑی سے، جہاں سے ہالی ووڈ یونیورسٹی صاف نظر آتا ہے، ہالی ووڈ کے نشان کی تصویر کشی کیلئے میں نے اپنا کیمرا نکالا تو میرے صے کی حیرت میری منتظر تھی۔ بھر پور

جسوں کی مالک دو خوش پوش اور میک اپ زدہ خواتین محراب کی شکل میں اپنی گردنیں جوڑ کر میرے کیمرے کے سامنے آگئیں۔ میں صرف صفائی ہوں، ان کا کوئی بھلا نہیں کر سکتا گا۔ انہیں بڑے چبانے پر باریک کیلئے کسی اور دن کا انتظار کرنا ہوگا۔

اسی دوست نے مشورہ دیا کہ ہم لوگ فری ٹی وی شو کے ٹکٹ لیکر فلموں کا حقیقی کام کاج دیکھیں۔ ساتھ ساتھ نشر ہونے والے پشتر سٹاکام (پبلسیشن کامیڈی) اور باتوں کے شو میں شرکت کیلئے سامعین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے ٹکٹ مفت مل جاتے ہیں۔

ویسے اس صورت میں آپ کو شہرہ خندانوں میں لگا ہوا تین بار شوٹنگ کیلئے بیٹھنا بھی پڑ سکتا ہے۔ سبب؟ پڑاؤ ایسروں کا خیال ہے کہ سردی کھائے ہوئے سامعین زیادہ جاندار ہوتے ہیں۔ (کسی نے یہ کبھی نہیں کہا کئی وی سے عقل کی بات کی توقع کی جاتی ہے)

آپ اگر کچھ بہت قسمت والے ہیں تو کسی اشارے کے ساتھ دیکھ جانے کی بہترین صحت یہ ہے کہ آپ ہائیڈرولویو کی طرف نکل پڑیں۔ میں نے ایک ڈائریج کر کے سپانڈرمن کے ساتھ فونو کھنچوائی۔ مشہور زمانہ ستاروں جیسے کپڑے پہننے اداکار اور آرٹسٹ بولڈو میں گشت لگاتے رہتے ہیں، جہاں شہرت کی داک لازی ہے، وہاں مشہور فلموں کے ستاروں کی تصویریں اور میریلین مون رو جیسے اداکاروں کی دتی نقاشیاں ہیں۔

اس سفر کے دوران ہمارا سب سے زیادہ خرچہ ہمارے یونیورسٹی اسٹوڈیو کا تھیم پارک دیکھنے کا تھا۔ ٹی کس ۶۵ ڈالر۔ لیکن یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں بالغ بچہ بن جاتا ہے۔ اور اس کا بچپن میں لوٹ جانا حماقت بھی نہیں لگتا۔ اس پارک میں کچھ بہترین موضوعی تفریحی پارک سواروں کا اہتمام ہے۔ ہالی ووڈ

بائیں: لاس اینجلس 'کیلیفورنیا میں دی ہالی ووڈ والک آف فیم۔
دائیں اوپر: لاس اینجلس سیاح میریلین مونرو کے ہوشاک میں ملبوس ایک ماڈل کے ساتھ تصویر کھینچواتے ہوئے۔



لاسن النضالين

تحت إشراف وزارة الثقافة ٢٠٠٦

سفر کے لئے کچھ مشورے

ڈنور، کولوراڈو

نقل و حرکت:

ڈنور کا پکارا مل مقام زیادہ تر اندرونی علاقوں میں مرکوز ہے اور آپ کو زیادہ دور تک نہیں لے جا سکتا۔ خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ بسوں تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور ان کو شناخت کرنا بھی بہت آسان ہے۔ اطلاع کے لیے سسٹمیٹھ اسٹریٹ کے انتظام پر واقع اسٹیشن تک جائیں۔ وہاں ہر جگہ جانے والی بس دستیاب ہوگی۔ کرایہ ڈیڑھ ڈالر سے ڈھائی ڈالر تک۔

مفت دیکھنے کی جگہیں: سسٹمیٹھ اسٹریٹ کارا گیری مال، ییسری مرچوک، کولوراڈو اسٹیٹ کیمپول۔

ڈالر کے عوض: بلیک امریکن ویسٹ میوزیم، ڈنور آرٹ میوزیم، اسکاٹنگ کے لئے اسکاٹی ٹرین، ڈنور ہیرڈگوس ٹیم (جس کو کھلی مخلوط کرنا ہوتا ہے)

طعام: آپ اگر شہر کے سستے چیری کریک علاقہ میں ٹیم ہیں تو چیری کریک شاپنگ سنٹر کے سامنے واقع سڑک کے اس پار پاسور کھلے اڈون میں ساگ بیچ کر کھا لیں۔ سسٹمیٹھ اسٹریٹ پر کیمپول کے قریب دی ڈیل کٹ ہٹل آگ میں شیڈز ماہ سال اولیٹ کا بھی مزہ لکھتے۔

گرائڈ کین یون:

نقل و حرکت: گرے ہاؤس بس یون تو ٹیکس، ایریزو دنا بھی جاتی ہے لیکن پائل راستوں سے کافی دور نکل کر اڈون وہاں پہنچنے کے لئے کچھ نیڑے میزے راستوں سے ہو کر گذرتی ہے۔ سب سے زیادہ آسانی اور آرام کی صورت یہ

ہے کہ لاس ویگاس سے ایک کار کرایے پر لے لی جائے اور ویلیس تک کا راستہ طے کیا جائے اور وہاں سے کین یون پہنچا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ٹکٹ کی قیمت والی ٹورسٹ ٹرین لی جائے جو کہ ہر روز جنوبی رم پر دوڑتی ہے۔ (ٹکٹ ۵۸-ڈالر)

مفت دیکھنے کی جگہیں: ویلیس ڈاون ٹاؤن۔

ڈالر خرچ کرنے کے لائق: گرائڈ کین یون پارک پاس، کین یون میں ٹیلی کاپٹر کی سواری۔

طعام: معاف سمجھئے گا، یہاں حدود ستانی کھانا دستیاب نہیں ہے۔ ڈائنرز سے چیکے رنے۔ کروڈرز کیلے سکنی سکس میں جو بہترین امریکی کھانا دستیاب ہے۔ ویسے کھانے کا مزہ اچھے اور کھیں نہیں ملا۔ ہارلی کیو کچن لے لیجئے۔

لاس ویگاس، نیواڈا

نقل و حرکت: خوب آرام دہ جوتے پہنئے کیونکہ ایسا کوئی کیسینو نہیں جس تک پہنچنے کیلئے آپ کو نصف کلومیٹر پیڈل نہ چلانا پڑے۔ جنوبی ہٹی پر چلے رہے۔ اور اگر اندرون شہر کے سستے اور زیادہ پرسکون ماحولی کو دیکھنا چاہیں تو ڈیڑھ بس لے لیں جو کلاس ویگاس ہائیوڈ ۳۳ تکے دونوں طرف چلتی رہتی ہے۔ کرایہ ۱۵ ڈالر۔

مفت دیکھنے کی جگہیں: ٹریڈرس آئی لینڈز سائینس، مہراجہ ویلیٹیو، سروس سروس ٹڈوس، ہلا گیا آبشار، ڈاون ٹاؤن کینیون میوزیم، فرمونٹ اسٹریٹ ایکسپریس۔

ڈالر خرچ کرنے کے لائق: مین پلن ایکسپریس رابر کا سٹریٹ کرکیو ڈی سولیل، ہلا گیا میس گوگن ہائم ہریٹج میوزیم۔

طعام: صرف ایک شام کے کھانے میں پوری دنیا کی سیر، حدود ستانی کھانوں (ورجینی، میکسیکن، جاپانی اور اطالوی کھانوں کیلئے بھی) کیسینو کے ویلیٹیو اینڈ اقوامی بونے کا رخ کریں۔ بہترین بونے ریو میں ہے۔ شہر میں بہترین سوڈا: فرمونٹ کیسینو کا پیراڈائز بونے۔ صرف ساڑھے پانچ ڈالر دے کر ناشتہ میں جو چاہیں کھا لیں۔

لاس اینڈلز، کیلی فورنیا:

نقل و حرکت: اس شہر کو کار کے بغیر دیکھنا بہت مشکل ہے۔ ویسے بسوں اور ٹرین کا نظام ایسا ہے جس سے محدود تعداد میں منزلوں تک پہنچا جا سکتا ہے (۱۵۳ کارا یومیہ پاس دستیاب ہے) آپ اگر یہاں دو دن سے زیادہ رہنا چاہتے ہیں تو کرایے پر کار لے لیجئے اور اچھا سا ایک شہر کا ٹکٹ۔

مفت دیکھنے کی جگہیں: ویسٹ جی، ہالی وڈ بلیوڈ، یوسی ایل اے، گراؤنڈس چائینز ٹیمپل مشہور ہاتھ کی نقاشیوں کا ساڈواک، کیٹی سنٹر۔

ڈالر کے عوض: یونیورسٹی اسٹوڈیو ہاؤس، لائیو ٹی وی، کوڈاک ٹیمپل۔

طعام: بہت سے قبائل ہیں۔ ہرول مینز ٹیمپل ایل اے کے قریب سیٹا میوزیکا میں کاڈہائے سوشی، جہاں آپ کو کاڈہائے ہیٹ پہنے ویٹیو کے ہاتھ سے کھانا مل سکتا ہے اور جہاں کافی شور مچ رہتا ہے۔ اگر اس سڑک کے انتظام پر آپ کو گھریا آئے گئے تو وہاں سے لاس اینڈلز کے جنوب کی طرف کا رخ کریں اور وہاں سے ایشیا یا آسٹریلیا اور اس چھوٹے سے حدود ستانی علاقے میں شہرہ نہیں۔ ایس جے

دی ٹریڈرز آئی لینڈ جوا خانہ۔ لاس ویگاس

کی بہت سی فلموں، جیسے کہ جاز، جورا سگ پارک، اور ایک ڈرافٹ نہیں بنائی گئی ہیں۔

لیکن جب شہر کے شور اور ڈانکا سوز سے میراجی بھر گیا تو عالمی شہرت یافتہ گینٹی سنٹر کی پہاڑیوں پر میں نے دل کا سکون پایا۔ اس میں استعمال شدہ فن تعمیر ڈرا سا بے ڈھب ہے لیکن سفید سنگ مرمر کی دیواروں پر جدید و قدیم آرٹ کے گراں قدر نمونوں کی قطار اس کی کوپورا کر دیتی ہے۔ نمائش میں لگے ہوئے یہ نمونے مسلسل گردش میں رہتے ہیں اور آواں گارو باغ سے ان کو، کم از کم

جب تک آرٹ کے وہ نمونے آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاتے، دیکھتے رہنا دیکھتے رہنے کے قابل ہے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس نمائش کو مفت دیکھ سکتے ہیں۔ ۳۰ دنوں میں ۱۲ ریاستوں میں گھومنے اور ۵۶۰۰ کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں نے اس ملک کو جاننے کی محض ایک ادنیٰ کوشش کی ہے۔

میں نے شہروں کی مرقعہ زندگی کا ڈاکٹہ پیکھا اور عقیم غرب الاوسط کی دور افتادگی اور سنانے سے بھی لطف اندوز ہوا۔ قدرتی اور مصنوعی دونوں طرح کی حیرت ناکوں نے مجھے اپنی زد میں لیا۔ کھانے کا شوقین ہونے کے ناطے میں نے اس ملک میں دستیاب

سارے اچھے کھانوں کا لطف لیا۔ لیکن سب سے زیادہ اہم یہ بات سمجھ میں آئی کہ امریکہ کو دیکھنے کے لئے بہت زیادہ پیسے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی سی تحقیق اور مقامی باشندوں سے تھوڑا سا رابطہ ضبط سب سے سستے اور سب سے اچھے مقامات تک پہنچا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۵۰ سے ۷۵ ڈالر میں ہمارا یہ سفر زندگی بھر یاد رکھے جانے کے لائق سرمایہ ہے۔

سہ ماہی جان حدود ستانی قندار ٹوٹو گرا فر ہیں جو حال ہی میں سڑک ہٹن کر کے امریکہ چلے گئے اور ڈائننگ ڈی ای میں سکونت گیر ہو گئے ہیں۔

